نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ سعہ محصول ہے

نمبر ۳۷ - جلد ۶ | لودیانہ ۱۲ ستمبر ۱۸۷۸ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نور افشاں

سفارت کابل

دربار کابل میں روسی سفیر کے آنے اور خاطر خواہ باریاب ہونے سے ہمارے اکثر ہموطنی لوگ و نیز بعض اخبار کچھ کچھ خوف ظاہر کر رہے ہیں مگر ہماری رائے میں یہہ خوف کوئی بڑی وجہہ نہیں رکھتا کیونکہ اگر روسی وہی کام وسط ایشیا میں کرنا چاہیں جو انگریز سالہا سے ہندوستان میں کر رہے ہیں یعنی اگر وہ بھی ایشیا کو چک وغیرہ میں کرنیکی نیت رکھتے ہیں تو ہمیں کیا حرج ہے یا یوں کہو کہ اگر اہالیان روس اپنی تجارت وسط ایشیا میں پھیلانا یا بذریعہ کابل اسکا اثر ہندوستان پر بھی ڈالنا چاہیں تو کیا مضایقہ ہے البتہ بصورت جس امر کا لحاظ سرکار انگلشیہ کو از بس ضروری ہے وہ یہہ ہے کہ ہندوستان کی سرحد کا انتظام خوب مستحکم رکھا جاوے اور جب یہہ پورے طور پر ہو گیا تو کسی کا کچھ خوف نہیں +

ہم اسوقت بعض انگریزی اخباروں کے ساتھ ہم نوا ہو کر کہتے ہیں کہ سرکار انگلشیہ کا ایسے موقعہ پر کابل میں سفیر بھیجنا ایک گونہ ہتک میں داخل ہے درحالیکہ امیر شیر علیخان والی افغانستان نے از خود اس سرکار کو دعوت نہیں کی۔ پہلے جب امیر صاحب نے گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ اپنا اتحاد بدستور قایم رکھنے کے لئے رسالت کی استدعا کی تھی تاکہ جس قسم کی امداد کی اسکو ضرورت ہو وہ اسی گورنمنٹ سے ملتی رہے تو ہماری گورنمنٹ عالیہ نے چنداں توجہ نہ فرمائی بلکہ ایک طرح چشم پوشی دکھلائی تھی اور اب جب یہہ معلوم ہوا کہ روس کا سفیر دربار کابل میں بہہ توقیر باریاب ہو گیا بلکہ عمدہ تحفہ تحایف کے ساتھ جواب مراسلہ شہنشاہ روس و خوشنودی مزاج امیر حاصل کر کے رخصت ہو چکا ہے تو کیا موقعہ ہے کہ ہماری سرکار کے اہالیان سفارت از خود درخواست کر کے امیر صاحب کی اجازت کے منتظر شملہ میں بیٹھیں اور اسکی منظوری حاصل کرنے پر وہاں جاویں کیونکہ یہہ امر ہماری سرکار کی جانب سے ایکطرح کی خوشامد میں داخل ہو جائیگا اور امیر اپنے دل میں از خود سمجھ جائیگا کہ یہہ سفارت میرے ساتھ اتحاد قایم کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ روس کا خوف ظاہر کرنے کو آئی ہے۔ ہم اپنی ناقص رائے پھر مکرر عرض کئے دیتے ہیں کہ گورنمنٹ انڈیا کے لئے اس معاملہ میں بیفکر ہو کر اپنی سرحد کی مضبوطی میں لگے رہنا بہتر ہے +

روس اور ہندوستان

ولایت کے لوگوں کا ایک گروہ اس بات پر متفق ہے کہ روسی ہندوستان میں کبھی نہیں آسکتے اور منجملہ بعض ولایتی اخبار جو اُس گروہ کی پوری تائید کر رہے ہیں ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہہ جستہ راہ ہمارے نزدیک بالکل صحیح ہے جیسا دو اور دو چار علاوہ پابندی اُن شرائط کے جو روس درباره ہندوستان سے کر چکا ہے ہماری دانست میں بڑے دو باعث جو روس کی جرات کے مانع ہیں یہہ ہیں۔ اول۔ ہندوستان کے عام لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے حسن انتظام سے جو عموماً رعایا کی حفاظت اور بہبودی پر مبنی ہے ایسے راضی ہیں کہ تبدیلی سلطنت کا خالی نام بھی اُن کے لئے ایک صدمہ سے کم نہیں وہ کسی صورت میں پسند نہیں کرینگے کہ کوئی غیر بادشاہ اُن پر حکمرانی کرے بلکہ شب و روز انکی التجا یہی ہے کہ تاوقتیکہ ہم

آپ اپنے ملک کے انتظام کرنے پر بخوبی قادر نہ ہولیں جب تک انگریزی سلطنت کا سایہ ہی ہمارے سروں پر بدستور مسلط رہے اور ہم انہیں حکام عالیشان سے انتظام ملکداری اور قواعد ریاست وغیرہ سیکھتے رہیں پس کب ممکن ہو کہ روس کے دفعیہ میں (اگر وہ شاید قصد رکھتا بھی ہو) یہہ لوگ ایکدل اور ایک جان ہو کر کوشش نہ کرینگے -

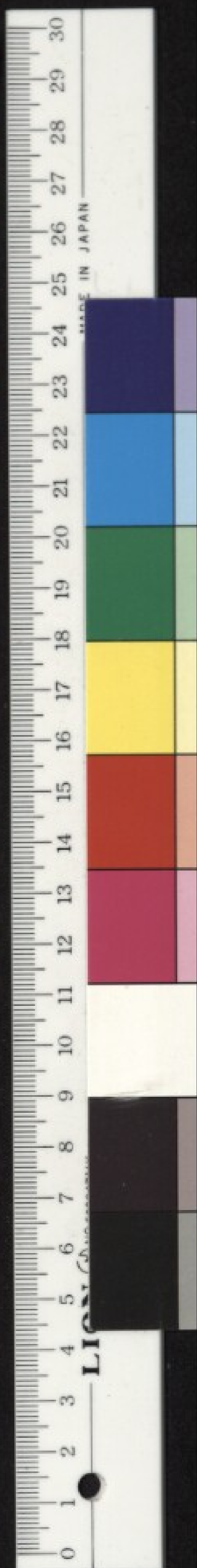
اسوقعہ پیہ ذکر کرنا بھی ہماری دانست میں بیجا نہیں ہوگا کہ بعض امور اس سلطنت کے البتہ قبوحات کے طور پر مانے گئے ہیں اور عجب نہیں کہ کسی کسی جگہ یہہ گو شاذ و نادر ہی کیوں نہ ہو ایسے خیالات پیدا ہو گئے ہوں کہ انگریز اس ملک میں بطور ایک فاتح قوم کے رہتے ہیں وہ اس ملک کے باشندے تو نہیں ہیں اور نہ کبھی ان کے چال چلن سے امید کیجا سکتی ہے کہ وہ ہندوستان کی سکونت پسند کرینگے بلکہ جہاں تک ہو سکتا ہے ہوم یعنے انگلستان کو لوٹ جانیکے منتظر بیٹھے ہیں جو کچھہ وہ ہندوستان سے کماتے ہیں جمع کرتے جاتے ہیں اس نیت سے کہ اپنے ملک میں لیجا کر اپنے پچھلے دن ہموطنی دوست آشناؤں کے ساتھہ ملکر بسر کریں - تمول آدمیوں کے لڑکے بالے جو ہندوستان میں آکر نوکر ہوتے ہیں جب تین ماہ تک کی رخصت بھی پاتے ہیں تو سرو سیر پہاڑوں یعنے شملہ منصوری جانیکے بجائے سیدھے ولایت کی راہ لیتے ہیں تاکہ اس قلیل عرصہ کو بھی اپنے خویش واقارب کی ملاقات اور اپنے مولد کی سیر میں کاٹیں - کئی ایک گھرانوں میں یہی طریقہ جاری ہے کہ کھانے پینے کی چیز تک بھی جب ضرورت پڑتی ہے تو ولایت سے ہی منگواتے ہیں غرض اسی ملک سے روپیہ جمع کرتے ہیں مگر یہاں خرچتے نہیں اور اس خرچ سے جو فایدہ کہ انڈیا کا حق سمجھا گیا تھا وہ اپنے ملک کو پہنچاتے ہیں اور انڈیا کو انکے زر کے نقصان کا سوا ضعف کسی صورت نہیں دیتے - بعض عہد کے سرکردے گو غیر ملک کے تھے مگر انہوں نے ہندوستان کو اپنا گھر بنا لیا تھا حتی کہ شادی بیاہ بھی ہندوستانیوں سے ہی کرنا شروع کر دیا تھا بیشک وہ ہندوستان کو لوٹتے تھے مگر انکی لوٹ ہندوستان میں ہی صرف ہوتی تھی گھر کی بات گھر میں ہی رہجاتی تھی شاید انہیں خیالوں سے اگر کسی ایک آدہ کی نگاہ روسیوں پر ہو کہ وہ بلاتمیز فاتح اور مفتوح کے ہندوستان کو ہمیں اپنا گھر سمجھینگے تو عجب نہیں مگر یہہ خیال ہمارے نزدیک بالکل واہی ہے - روسیوں کا طریق معاشرت طرز حکومت غیرت مذہب متباین زبان اور علم وغیرہ صاف جتلا رہے ہیں کہ وہ ہم سے اور الگ تھلگ رہنے والے ہیں اور انکا سلوک ہم سے کچھہ اور ہی ہونے رکھیگا پس انکی نسبت بہر حال یہی بہتر ہے کہ ہم اسی موجودہ گورنمنٹ کی خیر مناویں اور دوسرے کسی کا نام تک بھی نہ لیں *

دوم تواریخ سے صاف ثابت ہے کہ جتنی غیر اقوام نے ہندوستان پر حملے کئے سب نے ایسکے سرحدی دروں سے بمشکل تمام گذر کیا تھا اور اگر پہلے ہی ہندو لوگ اتفاق کو مد نظر رکھے انہیں دروں کی مضبوطی اور مستحکمی میں کوشش کرتے تو بھلا کب ممکن تھا کہ سکندر ذوالقرنین تک کا دخل بھی اس ملک میں آسان ہوتا -

ہندوستان جیسا مقفل ملک اور کوئی بھی نہیں اسکے ایک طرف سمندر اور دوسری طرف ہمالیہ پہاڑ ہیں اور ان دونوں نے اسکو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے - سمندر انگریزوں کے بس میں ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو اسکے مالک گنتے ہیں اور یہہ گننا انکا فی الواقعہ صحیح ہے باقی رہا پہاڑ سو اسکی روک انگریزوں کے اقبال اور ہندوستانیوں کے اتفاق پر منحصر ہے اور چونکہ یہاں کے سب رؤسا کیا ادنی کیا اعلے سچے دل سے انگریزوں کے خیر خواہ ہیں اور کوئی بھی نا اتفاقی ظاہر کرنیکی جرات نہیں رکھتا تو کہاں ممکن ہے کہ روس کا دخل اس ملک میں ہو سکے *

بارش

۱۷ اگست کی رات کو جالندھر میں جو بارش ہوئی تھی اسکا کچھہ کچھہ حال ہفتہ گذشتہ میں درج ہو چکا ہے بقیہ اسکا واسطے اطلاع ناظرین اور لکھا جاتا ہے - بارش کے صدمہ کے سوا کوہستانی پانی نے شہر کو بہت نقصان پہونچایا الغرض یہہ پانی ہوشیارپور وغیرہ کیطرف سے آیا تھا آگے جب ریل کی سڑک نہ بنی تھی تو یہہ پانی اپنے معمولی راستہ شہر کے باہر باہر صرف فصل کو تھوڑا سا نقصان پہونچاتا ہوا چلا جایا کرتا تھا مگر جب سے سڑک نے ایکطرح کی سد بنادی تو شہر کا حرج کرنے لگ گیا چنانچہ دو تین دفعہ آگے بھی شہر میں گھسکر کچھہ کچھہ عمارات وغیرہ کے نقصان کا باعث ہو چکا ہے مگر امسال تو بہت ہی غضب کر دیا حالانکہ بہت پانی اپنے اصلی راستہ شہر سے باہر باہر نکل گیا تاہم جسقدر شہر کی جانب آیا اُسنے خوب ہی تہلکہ مچایا - میونسپل کمیٹی کیطرف سے اسکے انسداد کے لیے جو بند بنوائے گئے تھے سب توڑ ڈالے اور شہر کے کئی ایک محلوں میں گھسا کوٹ کشن چند کو جزیرہ کیطرح چاروں طرف سے گھیر کر آدھے سے زیادہ مکانات زمین دوز کر دئے - کوٹ محمد امین خاں میں آگے کبھی نہیں آیا تھا اب کے اسکو بھی چھوڑا اور سیدوں والے دروازہ سے ہو کر شفاخانہ کو آیا حتی کہ ڈپٹی کمشنر کی کچہری چھوڑ کر آگے چھاونی تک ایک ہی سطح بنگیا اور وہاں اچھے اچھے بڑے اونچے بنگلے جہاں آگے کبھی گذر نہیں ہوا تھا جڑ ہلگیا چھاونی اور دیہات میں بھی کچھہ کم نقصان نہیں ہوا مگر متصلہ دیہات کی خام عمارات اور فصل کا حرج حد سے باہر ہے زمین کی طاقت بالکل دھو ڈالی - بڑے بڑے آدمیوں کی یادداشت کے رو سے دریائے بیاس کی امسال طغیانی معمولے سے دو فیٹ زیادہ پائی گئی لوگوں کا اسباب مال مویشی اور آدمیوں کی لاشیں جسقدر بھی ہوئی نظر پڑیں انکا تعداد خدا کو معلوم دریا سے لیکر کرتارپور تک ریل کی سڑک جور جور ہوگئی جو پل کے متعلق ہے





تقیہ توریت و انجیل کی پیشینگوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہی

(ہماری خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا ہاتھ کسپر ظاہر ہوا۔ ۲۔ کہ وہ اسکے (خدا کے) آگے نہال کی طرح بلکہ خشک زمین کی جڑ کی مانند بڑھ جائیگا۔ اسکو نہ خوب شکل ہو نہ خوبصورتی اور جسوقت ہم اسپر نگاہ کرینگے کچھ جمال بھی نہیں کہ ہم اسکے مشتاق ہوویں۔ ۳۔ وہ آدمیوں سے حقیر اور مخذول ہوا وہ مرد الم اور آشنائے آزار تھا اور ہم اس سے گویا روپوش تھے۔ اسکی تحقیر کی گئی اور ہمنے اسے عزیز نہ جانا۔ ۴۔ یقیناً اسنے ہمارے آزار اٹھائے اور ہمارے الموں کا حامل ہوا پر ہمنے خیال کیا کہ وہ مار کھاتا اور کوٹا اور دکھایا ہوا۔ ۵۔ پر وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اسپر سیاست ہوئی اور اسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے۔ ۶۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ پر متوجہ ہوا اور خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اسپر لادی۔ ۷۔ وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اسنے اپنا منہہ نہ کھولا وہ برہ کی مانند ذبح ہونے کو لایا گیا اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنیوالوں کے آگے چپ چاپ ہے ویسا ہی اسنے اپنے منہہ کو نہ کھولا۔ ۸۔ وہ تعدی اور حکم کے وسیلے لیا گیا اور کون اسکے دور زمان کا بیان کریگا کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا میری گروہ کے گناہوں کے سبب اسپر مار پڑی۔ ۹۔ اور اسکی قبر شریروں کے ساتھ ٹھہرائی گئی اور اپنی موت میں وہ دولتمندوں کے ساتھ ہوا کیونکہ اسنے کچھ ظلم نہ کیا اور اسکے منہہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔ ۱۰۔ لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اسے کچلے اسنے اسے غمگین کیا جب اسکی جان گناہ کے لئے گذرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور اسکی عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اسکے ہاتھ کے وسیلہ سے برآویگی۔ ۱۱۔ وہ اپنی جان کے عذاب کا حاصل دیکھیگا اور سیر ہوگا۔ اپنی ہی پہچان سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہراویگا کیونکہ وہ انکی بدکاریوں کا حامل ہوگا۔ ۱۲۔ اسلئے میں اسے بزرگوں سے ایک حصہ تقسیم کرونگا اور وہ غنیمت کو زوروں کے ساتھ بانٹ لیگا کہ اسنے اپنی جان موت کے لئے سپرد کی اور وہ گنہگاروں کے ساتھ شمار کیا گیا اور وہ بہتوں کے گناہ کا حامل ہوا اور گنہگاروں کی شفاعت کی +

اس پیشین گوئی کے بیان شروع کرنیکے آگے ہمنے مناسب جانا کہ محمد کی گستاخی کو صاف صاف ظاہر کریں۔ اسلئے کہ اسنے باوجود اسکے کہ اوپر کی پیشین گوئی اسکے وقت سے ۱۳۵۰ برس پہلے سے مشہور تھی تو بھی قرآن میں جھوٹ لکھکر کہا کہ مسیح صلیب پر نہیں کھینچا گیا نہ یہودیوں نے اسکو قتل کیا۔ اس شخص کا گناہ کتنا بھاری ہے جسنے ایسی پیشین گوئی کے مضمون کو بڑی گستاخی کے ساتھ انکار کر کے خدا کا برحق کلام جھوٹا ٹھہرانا چاہا۔ چنانچہ قرآن میں سورۂ نسا کی آیت ۱۵۵ میں یہودیوں کے حق میں یوں لکھا ہے کہ (وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا) یعنے کہ یہودی کہتے ہیں کہ تحقیق ہمنے مریم کے بیٹے اور خدا کے رسول عیسیٰ مسیح کو قتل کیا حالانکہ نہ اسکو قتل کیا نہ صلیب دی ہے مگر یہہ کہ وہی صورت بن گئی (دوسرے شخص کی) انکے نزدیک۔ اور تحقیق کہ جو لوگ اختلاف کرتے ہیں اس باب میں وے اس جگہہ شبہہ میں پڑے ہیں انکو اس بات معلومات نہیں مگر اٹکل پہ چلتے ہیں۔ حالانکہ اسکو یقیناً نہیں قتل کیا ہے بلکہ خدا نے اسکو اپنی طرف اٹھا لیا اور خدا زبردست اور حکمت والا ہے۔ اب ہم محمدی ناظرین سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ کیا روح القدس نے اوپر کی پیشین گوئی میں جو اشعیا نبی کی معرفت لکھی گئی بالکل جھوٹھ بولا ہے کہ جسکے سبب محمد عربی نے بے تکلف اسکے کلام کا انکار کرنا مناسب جانا۔ کیا قرآن کا مصنف اپنے تئیں خدا سے بزرگتر سمجھتا تھا کہ وہ الہامی کلام کو دریافت کر کے اسکو اسطرح جھوٹا سا ٹھہرایا ہے۔ ایسا کرنے سے یقین ہے کہ محمد آدمیوں کے نہیں بلکہ خدا کے خلاف جھوٹ بولا ہے۔ اگر اسکی اس ناشایستہ حرکت کو طرفداری کے ساتھ لحاظ کریں تو یوں کہنا پڑتا ہے کہ وہ کتب مقدسہ کے مضامین سے چند سچی باتوں کے سوا جنکو اسنے اپنے سیر و سفر کے وقت یہودیوں اور مسیحیوں سے سیکھکر غلط سلط قرآن میں لکھ دی ہیں بالکل ناواقف اور نادان تھا۔ پس اسنے اس کلام سے انجان ہو کر جو جو پیغمبروں پر نازل ہوا بلکہ یسوع مسیح کی الوہیت اور موت اور جی اٹھنے کی بابت مسیحیوں کی گواہی کو باور نہ کر کے اس مقدمہ میں اپنی خوشی کے موافق کہنا مناسب جانا۔ اس سبب قرآن کی سورۂ نسا میں دنیا کے شفیع کی موت کی بابت صاف انکار نظر آتا ہے باوجودیکہ موسیٰ کی خون آلودہ قربانیاں اور عبرانی نبیوں کی پیشین گوئیاں اور حواریوں کی اپنی آنکھوں دیکھی گواہیاں اور خدا کے بیٹے کے خاص اقرار سب باتیں ثبوتمیں تیار ہیں + باقی آیندہ

منقولات

تتمۂ مضمون عہدنامہ برلن

یہاں سے یہہ دریا ایک مقام کو بہاہے جو ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر پودغیچ یلینکا کے وہاں سے براہ راست بلند مقامات کو گیا ہے جو کنارہ زری بیکا کے ہیں اُسکے بعد طرف پلاتودا کی سرحد گئی ہے یہہ موضع منٹینگرو میں رہا اُسکے بعد سے سڑک بلند مقام میں شمالی جانب گزری ہے اور جہانتک ممکن تھا سڑک نزدیک رہی ہے اور چھہ کلومیٹر کا فاصلہ اُس سڑک سے ہے جسکا تعلق بیلیک اور کرنیو اور کا چکو سے ہے جہانتک کہ پہاڑ درمیان سمینیا اور پلافینیا اور کریلوکے ہیں یہاں سے شرقی جانب براہ ورتھہ کو دچہ سے سڑک گھومی ہے یہہ موضع ہرزیگونیا میں رہا ہے اور اُس مقام تک ہے جہانتکہ پہاڑ اورلین ہیں اس مقام سے سرحد گئی ہے اور مقام رونو منٹینگرو میں رہا اور شمال شرقی جانب سیدھی بڑھگئی ہے اور پہاڑوں لبرتک اور زلوچک سے ہوکر گذری ہے وہاں سے پیوادریا کو سرحد او تری ہے اور دریا کو طے کرکے پھر پہاڑوں تارا کو گئی ہے اور درمیان سرکودا ڈرین کے گذری ہے اس مقام سے پہاڑوں پر بہ تسلسل تارا اور روج کو دک ہوتی ہوئی بڑھی ہے اور یہاں سے چوٹی نیچے پہاڑوں سے تا مقام سیس کوچی زیر وگئی ہے اس مقام سے پُرانی سرحد سے ملتی ہوئی موضع سکولیر تک گئی ہے یہاں سے جدید سرحد قلعہ گوہ گرا پلانینا کو گئی ہے موضع گر امنٹینگرو میں ہے یہاں سے اُس مقام پر گئی ہے جسپر اسٹریا کے نقشہ میں نمبر ۲۲۶ ہیں یہاں سے خاص پہاڑوں لم کو ہوتی ہوئی ایک جانب وردول اور مشکو تا دوسری جانب سے گئی ہے یہاں سے سرحد قدیم پر درمیان اضلاع کوئی ودری کا لو سے ایک جانب اور گوئیکا کر خبا دوسری جانب اور پورٹ گور نزا تک پہونچی ہے یہاں سے پلا دینکا کو گئی ہے اور البانیا اور کلیمنٹی اور گرودی اور الات کی قوموں کو چھوڑ دیا ہے اس سے جدید سرحد اُس جبل میں سے ہوکر گذری ہے جو قریب کوریکا ٹویال کے ہے اس مقام سے درمیان تکوردا اور کلیمدسے ہوکر گذری ہے مارکو دچہ منٹینگرو کے قبضہ میں رہا اور لیڈیا تک کے مقام کرودیر گئی تھی شمال مغربی جانب سرحد کنارہ بحر پر درمیان موضع سوزانا اور زلیس کے ہے اور جنوبی شرقی جانب ختم ہوئی ہے جہانپر منٹینگرو کی حدود سو تا کا نینا پر تھی +

شرط - ۲۷ - بندر انٹواری منٹینگرو کو بہ شرایط مندرجہ ذیل دیدیا گیا وہ اضلاع جو جنوبی جانب ان ضلعوں کے بموجب اُس سرحد کے جسکا ذکر اوپر ہوا واقع ہیں بویانا اور دل سگنو تک ٹرکی کو دیئے جاوینگے جو مقامات اسپزا کے ہیں جہانتک شمالی سرحد ہے اور اسکا ذکر تفصیل حدود میں ہے وہ لماشیا میں شریک کئے جاوینگے منٹینگرو کو آزادانہ طور سے کامل اختیار آمد و رفت بویانا پر ہوگا کوئی قلعہ جات اس دریا پر باستثنائے ایسے قلعہ جات کے جنکے بنانے کی ضرورت بغرض محافظت اسکوٹرہ کے ہوگی اور نہ بنائے جاوینگے اگر یہہ قلعہ چھہ کلومیٹر کو فاصلہ شہر سے زیادہ نہ بنائے جاوینگے منٹینگرو کے پاس نہ کوئی نشان ہوگا اور نہ کوئی جنگی جہاز ہوگا +

بندر انٹواری اور تمام منٹینگرو میں کسی ملک کا جنگی جہاز نہ جانے پائے گا اور جو قلعہ جات درمیان جبل اور کنارہ سمندر کے اضلاع منٹینگرو میں ہیں وہ سب منہدم کردئے جاوینگے اور جدید قلعہ جات کی تعمیر کی اجازت نہیں ہے بحری اور صفائی اور پولیس کے کام جو انٹواری سے سرحد منٹینگرو کے کنارہ بحری پر ہیں وہ اسٹروہنگری کریگا بہہ واسطے مینا وروں پر روشنی کرینگے لوگ مقرر کرینگے منٹینگرو اُس دستور العمل بحری کا استعمال کریگا جسکا عملدرآمد ڈلماشیا میں ہے اور اسٹروہنگری اپنی جانب سے اقرار کرتا ہے کہ منٹینگرو کے تجارتی جہازوں کی نگرانی ہمارے کانسل کرینگے یہہ اختیار منٹینگرو کو دئے گئے ہیں کہ اسٹروہنگری سے اتفاق کرکے مجاز حاصل کرے اور جدید عملداری منٹینگرو سڑک ریل بناوے اور قایم رکھے سب طرح کی کامل آزادی آمد و رفت کی سرکاری سڑکوں پر ہے +

شرط - ۲۸ - مسلمان اور دیگر اقوام جنکی جایداد اُن اضلاع میں ہے جو منٹینگرو میں شریک کردئے گئے ہیں جو اس صوبہ سے باہر سکونت اختیار کرنا چاہیں انکا قبضہ انکی زمین پر رہ سکتا ہے خواہ وہ ٹھیکہ دیدیں یا کسی تیسرے شخص سے انتظام کرائیں کسی شخص کی جایداد غیر منقولہ کسی نہج سے نہ لیجاویگی بجز اسکے عمدہ وجوہ سے سرکاری کام کے لئے ضرور ہو اسکی تشریح کیجاوے گی کہ کس کی زمین ہے اور کس قدر مطلوب ہے اور کہاں پر واقع ہے ایک ٹرکی اور منٹینگرو کی کمیشن قایم ہوگی کہ اُن کُل معاملات کا فیصلہ تین سال میں کردے جنکا تعلق ایسی جائداد کے انتقال یا قیام وغیرہ سے ہے یا کسی طرح کا برتاؤ منجانب گورنمنٹ ٹرکی کی نسبت جایداد شاہی یا وقوف کے کیا جاویگا اور دربارہ جائداد خانگی لوگوں کے کیا بات قرار پائی ہے جسپر اسکا اثر پہونچتا ہو منٹینگرو کا صوبہ عثمانیہ گورنمنٹ سے براہ راست گفتگو کرے گا



کہ اپنا ایجنٹ قسطنطنیہ میں یا دیگر مقامات ٹرکی سلطنت میں جہاں انکو درست اور مناسب ہو رکھے منٹونیگرو کے لوگ اگر سلطنت عثمانیہ میں سکونت اختیار کرینگے یا سفر کرینگے تو اُنپر قانون قسطنطنیہ کا نافذ ہوگا یعنے منٹونیگرو سے جسطرح برتاؤ ہوتا آیا ہے ویسا ہی ہوگا +

شرط - ۲۹ - منٹونیگرو کی فوج بیس روز میں تاریخ دستخط عہدنامہ سے یا جس قدر جلد ممکن ہو اُس مقام کو خالی کرے گی جو سرحد مقررہ اور مجوزہ سے آگے بڑھی ہوئی ہے +

شرط - ۳۰ - منٹونیگرو کو خرچہ رسد ٹرکی کے قرضہ کا بار بموجب اُن جدید اضلاع کے جو عہدنامہ صلح سے حاصل ہوئے ہیں اُٹھانا پڑے گا شاہان عظیم کے قائممقام جو قسطنطنیہ میں ہیں وہ اِس بات کا فیصلہ باتفاق رائے گورنمنٹ ٹرکی قرار دیں گے کہ کس قدر قرضہ ادا کرے تاکہ کمی بیشی نہ ہو +

شرط - ۳۱ - اعلے درجہ کے شاہوں نے جو یہہ بات قرار دی ہے کہ صوبہ سرویہ آزاد تصور کیا جاوے لہذا مندرجہ ذیل شرائط ہوئیں +

شرط - ۳۲ - سرویا میں تفاوت مذہبی اور ملت سے کوئی عملدرآمد اِس بنا پر نہ ہوگا کہ فلاں شخص اِس مذہب کا ہے اور نہ وہ ایسے مذہب کی وجہ سے مستثنی کیا جاویگا اور نا قابل سمجھا جاویگا کہ اُسکو استحقاق پولیٹکل حاصل نہوں یا سرکاری ملازمی یا عہدے یا اعزاز نہ مل سکیں یا پیشے یا حرفت یہاں کے کسی مقام میں نہ کر سکیں مذہبی آزادی اور علانیہ ادائے مراسم مذہبی کے برتاؤ سے باشندگان سرویا اور باشندگان ملک غیر کو کسی طرح کی ممانعت نہوگی اور نہ مذہبی سرگروہوں کو یا اُن کے مقلدین کی کسی نہج کی اتباع اور پابندی ہوگی +

شرط - ۳۳ - جدید سرحد سرویا کی یہہ ہوگی (باقی مضمون نہیں آیا) +

شرط - ۳۴ - تاوقتیکہ جدید انتظام سرویا میں ہو جاوے کسی امر کا تبدل تغیر نہ ہوگا جو کچھ حال میں تجارتی تعلق اس صوبہ سے اور غیر ملکوں سے ہے وہ بدستور رہے گا جو مال تجارت سرویا میں ہو کر گذرے گا اُسپر کوئی محصول نہ لیا جاویگا اور استحقاق اور رعائتیں غیر ملک کی رعایا کی اور قانون جنگی روسی کانسلوں کو ایسے اشخاص کی محافظت کا اختیار ہوگا اُسکا پورا عملدرآمد ہوگا تاوقتیکہ بموجب اقرار کل لوگوں کے اور اُن اشخاص سے اور اُن شاہوں سے جنکا سلسلہ ہے مشہور ہو کر ترمیم نہو کوئی اور کارروائی نہوگی +

شرط - ۳۵ - صوبہ سرویا ایک فریق اُس اقرارنامہ کا ہے جو گورنمنٹ ٹرکی اور آسٹرو ہنگری اور ریلوے کمپنی یورپین ٹرکی میں درباره کارروائی اس ریلوے کے ہوا ہے جو جدید عملداری میں بنائی جاوے گی جو اس صوبہ کو حاصل ہوئی جو اقرار واسطے فیصلان باتوں کے ضرور ہونگے وہ بعد دستخط عہدنامہ ہذا کے فوراً ختم کئے جاویں گے یعنے درمیان آسٹرو ہنگری و گورنمنٹ ٹرکی اور سرویا کے اور درمیان اُن حدود کے جو صوبہ بلگیریا میں ہیں +

باقی ہے

مراسلات

عہد عتیق اور جدید کا تعلق

کتاب مقدس دو حصوں پر مشتمل ہے یعنے عہد عتیق اور عہد جدید۔ دوسرے حصے میں خدا کی مرضی کا پورا اظہار ہے اور نجات کی خوشخبری تمام کے لئے ہے۔ پہلے حصے میں شاید وہ سب نہیں ہے جو خدا نے انسان پر زمانہ قدیم میں ظاہر کیا لیکن وہ سب ہے جو اُسکے خیال میں بجا رکھنے کے لائق تھا۔ ہر ایک حصہ اُسکا جو اسطرح الہام کیا گیا تعلیم کے اور الزام کے اور سدھارنے کے اور راستبازی میں تربیت کرنیکے واسطے فائدہ مند بھی ہے (۲ تمطاؤس ۳-۱۶) +

عہد عتیق کا استعمال نہایت ہی ضروری ہے۔ اور صرف اُسکے فوائد کو ظاہر کرنے سے عہد عتیق اور جدید کا تعلق بخوبی معلوم ہو جائیگا +

۱ - اگرچہ بہت حصہ عہد عتیق کا ایک خاص قوم کے لئے تھا لیکن اسمیں بہت سے فرمان ہیں جو تمام انسان کے لئے ہیں اور اصول اخلاقیہ ہیں جو کل پر عاید ہوتے ہیں اور ہمیشہ تک رہنے والے ہیں۔ وہ احکام جو آدم کو دئے گئے اور وہ حکم جو حضرت موسٰی پر کوہ سینا میں نازل ہوئے اور وہ تعلیم جو تمام کتاب میں جابجا منتشر ہے اخلاقی سچائی کو مضبوط اور منکشف کرتی ہے +

۲ - عہد عتیق کی تواریخ کا بہت حصہ گویا خدا کی حکومت کی تواریخ ہے۔ جس حکومت میں خدا اپنے اور ہماری خصلت اور ماہیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جو فواید اسطرح کی الہامی تواریخ سے حاصل ہو سکتے ہیں ہم بائبل کے اس حصے سے پاتے ہیں +

۳ - شریعت کی رو سے نجات کی اُمید کا باعث ہونا ابائی زمانے کے حال پر غور کرنے سے معلوم دیگا اگرچہ خدا نے بھی اُنپر الہام کرتا رہا اور الہامی روائتیں اُنکے پاس موجود تھیں پھر بھی وہ ایسے بگڑ گئے کہ طوفان سے بھی درست نہ ہوئے۔ سنجیدہ قوانین اور رسومات جو بڑے خوفناک اور عبرت بخش تھے اُس قوم کو بت پرستی سے باز نہ رکھ سکے اگرچہ بڑا قانون وہ (یعنے موسٰی) خود کئی دفعہ درمیان آیا۔ اور جب بابل کی اسیری کے بعد بت پرستی بند ہوگئی تو ظاہرداری

ریاکاری اور بے ایمانی چاروں طرف پھیلنے لگی اور آخرش غالب بھی آئی اس عرصہ میں غیر قوموں میں اور اور مذاہب ازمائے گئے۔ لیکن تمام کا نتیجہ یعنے اُس الٰہی حکومت کا جو مختلف صورتوں میں شایستگی کے مختلف درجات میں ازمائے گئے اور روایات اور الہام کا یہہ نکلا کہ انسان جو اپنی اصلی حالت سے گر پڑا ہی شریعت کے وسیلے سے پھر قایم نہیں ہو سکتا اور جب تک کوئی اور طریقہ نہ نکلے انسان کسیطرح ہلاکت سے بچ نہیں سکتے۔ پس عہد عتیق ہمکو ہمارے گناہونکو ہم پر ظاہر کرنے کے لئے اور اُس ایمان تک جو ظاہر ہونیوالا تھا گھیرے میں رکھنے کے لئے دیا گیا گلتیوں ۳-۲۳ +

۴- عہد عتیق اُس نئے ایمان کی تمہید ہی۔ جو روحانی اور حلیم آدمیوں کو وہ نجات کا طریقہ جو عہد جدید میں صاف صاف نظر آتا ہی کچھ کچھ دکھلا دیتا ہی۔ اور اسی سبب سے اُس میں علامات اور نمونے اور قربانیں پائی جاتی ہیں۔ اور اسی سبب سے خدا کی معافی کا وعدہ اُنکو ہی جو توبہ کریں اگرچہ معافی کا سبب اور وہ طریقہ جس سے رحم اور انصاف ایک جگہہ جمع ہو سکتے ہیں اُسمیں پوری طرح بیان نہیں کیا گیا اور نہ پوری طرح سمجھا گیا تھا جبتک کہ خداوند مسیح نے نجات کا کام پورا کرکے اُن دونوں کو ایک جمع نہ کیا +

اور بھی فواید عہد عتیق سے حاصل ہوے اُن میں سے ایک یہہ ہی کہ سچے خدا کا علم دنیا میں قایم رہا ورنہ جاتا رہتا اور دوسرا یہہ کہ سچے دین کا جو ابھی ناکامل حالت میں تھا اثر ظاہر ہوا لیکن جو پہلے فواید بیان ہو چکے مقدم ہیں +

عہد جدید کا تعلق عہد عتیق سے صاف ظاہر ہی۔ عہد جدید عہد عتیق کا تتمہ ہی۔ پہلے عہد میں علامتیں اور نمونے ہیں اور دوسرے میں یہہ سب پورے ہوگئے ہیں اور بجائے نبوت کے اصلی ماجرا اور بجائے سایہ کے اصلی چیز درج ہی۔ پہلے عہدنامے میں خدا کی بابت اور انسان کے فرض کی بابت جو کچھ الہام ہوا نا کامل تھا اور راستبازی کوتاہ اور ظاہرہ تھی اور صرف قوم یہود پر محدود تھی لیکن دوسرے عہدنامے کے آنے سے سچائی جو آگے دھندلی سی نظر آتی تھی صاف صاف دکھلائی دینے لگی۔ اور روح پاک کا اثر راستبازی پر زیادہ ہونے لگا۔ پس ظاہر ہوا کہ عہد جدید دوسری وجہہ سے عہد عتیق کا ([illegible]) تتمہ ہی +

ہمکو لازم ہی کہ کتاب مقدس کے اِن دونوں حصوں کی قدر پہچانیں۔ پہلے کو پڑھیں تاکہ معلوم کریں کہ خدا نے کیا کیا ہی اور وہ کیا ہی۔ اور دیکھیں کہ اُسمیں بت پرستی کا مقابلہ کیسی سنجیدگی سے کیا گیا ہی۔ اور یہہ کہ شریعت کے رو سے کوئی بیگناہ نہیں ٹھہر سکتا۔ اور اُس سے خدا کی مرضی کا آہستہ آہستہ کھلنا اور طریقہ نجات کا ظاہر ہونا معلوم کریں۔ لیکن جب اُن سبھوں سے ہم اُسکی قدر کریں ساتھ ساتھ یہہ بھی جاننا چاہیے کہ بمقابلہ عہد جدید کے ملہم مصنفوں نے اُسی تاریکی اور جسم اور حرف اور قید اور جہان کے عناصر سے تعبیر کیا ہی گلتیوں ۴-۳ لیکن انجیل مقدس کو روشنی اور روح اور آزادی اور آسمانی بادشاہت کرکے پکارا ہی۔ پس ہم پر فرض ہوا کہ خدا کی مرضی کو پورا کرنے میں کامل ہوں۔ ہمارا عہد روشنی ہی پس ہمکو دانا ہونا چاہیے۔ وہ روح ہی پس ہمکو پاک ہونا چاہیے اور وہ طاقت ہی پس ہمکو قوی ہونا چاہیے۔ راقم ج۔ ج۔ ج

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۲۹۔ اگست - اخبار ڈیلی نیوز نے ولیعہد کابل کی وفات کی نسبت تجویز کرتے وقت یہہ رائے دی ہی کہ یعقوب خان کی رہائی اور اُسکے حال پر امیر صاحب کو بہرحال مہربان کرنے کے باب میں کوشش کرنی چاہیے لیکن ہر طرح سے گورنمنٹ انگریزی کا اقبال و رعب و داب قایم رہنا چاہیے +

وینا ۲۹۔ اگست - جو فوج اشٹروہنگری کی باسینا اور ہرزیگونیا میں رہتی ہی وہ اب ایک لاکھ اسی ہزار آدمی تک بڑھائی جاوے گی +

قسطنطنیہ - ۳۰۔ اگست - جو مشکل ٹرکی اور مونٹی نگرو کے درمیان سرحد رسیم ہی باب میں پیش آرہی ہی اُسکے دفعیہ کا کام محمد پاشا کو تفویض کیا گیا ہی +

اسکندریہ - ۳۰۔ اگست - خدیو مصر کی جانب سے ایک چٹھی مشتہر ہوئی ہی جس کی رو سے شخصیہ حکومت موقوف کی گئی ہی اور کانسٹی ٹیوشن کے اصول پر گورنمنٹ قایم کی گئی ہی +

قسطنطنیہ ۳۰۔ اگست - ٹرکی اپنے ملک اور یونان کی سرحد پر فوج جمع کر رہی ہی +

بمبئی ۳۰۔ اگست - جہاز گوا جسمیں ملٹن گور کھا نمبر ۴ پلٹن کا بایاں پرہ تین سو سے زیادہ آدمیوں کا سبحر نیس کے تحت میں تھا آج یہاں پہنچ گیا۔ سپاہی بالکل تندرست اور خوش و خرم ہیں۔ فوج مذکور آج شب کو دیولالی کی جانب روانہ ہوگی +

وینا - ۳۰۔ اگست - باسینا اور ہرزیگونیا کی بغاوت میں اشٹریا والوں کے کل ایک ہزار پانسو آدمی مارے گئے



اور زخمی ہوئے اور پکڑے گئے آسٹریا اور ٹرکی کے درمیان ایک معاہدہ کے ہونے کا احتمال نہیں ہی آسٹریا والونے صوبہ ہرزیگونیا کو قریباً بالکل مطیع کر لیا ہی +

قسطنطنیہ - یکم ستمبر - سلطان نے شاہنشاہ روس سے اُن زیادتیوں کی نسبت شکایت کی ہی جو بلگیریا اور رومیلیا کے مسلمانوں پر کی جاتی ہیں - شہنشاہ روس نے اُسکے جواب میں اُن تکلیفوں پر افسوس ظاہر کیا ہی مگر یقین ظاہر کیا ہی کہ اِن زیادتیوں کی رپوٹ مبالغہ کے ساتھ لکھی گئی ہی +

ٹریبنج واقع ہرزیگونیا میں ہنگامہ بغاوت برپا ہوا ہی اور وہاں مسلمان باشندے ٹرکی فوج کے مقابلہ میں لڑتے ہیں +

لنڈن - ۲ ستمبر - ڈیوک آف کناٹ کی خیر و عافیت کی خبر پیدا ہوئی +

اخبار مارننگ پوسٹ یہہ رائے دیتا ہی کہ گورنمنٹ انگریزی کو اس بات پر اصرار کرنا چاہیے کہ روسی سفیر کابل سے چلا جاوے +

افغانستان - ۲ ستمبر کے معاملہ میں عام لوگوں کی رائے یہہ ہی کہ اِسکا انتظام حسب قطعی ہونا چاہیے اور اِس بات کو قبول کرتے ہیں کہ ہند کی گورنمنٹ کو اِسکا تدارک لازم ہی +

اخبار ڈیلی نیوز کا یہہ بیان ہی کہ برٹش گورنمنٹ کو لازم ہی کہ روسیوں کی پیچ بازیوں کو موقوف کرے بلکہ اگر اِس مقدمہ میں جبر کی ضرورت ہو تو چاہیے کہ وہ بھی عمل میں لایا جائے +

بمبئی - ۲ ستمبر - مالدا نامی جہاز مدراس نیٹو انفنٹری کی رجمنٹ مدراس کی پیادہ پلٹن ۱۷ کی فوج کے تیسرے دستہ یعنی دو سو چھیانوے سپاہی اور چار افسر کے ہمراہ جزیرہ کیپرس سے تیسری ماہ حال کو بمبئی میں با خیریت پہونچ گیا - فوج کے لوگ سب تندرست اور تازہ و توانا ہیں +

پیرس - ۲ ستمبر - فرانس نے سلطان روم کو یہہ صلاح دی ہی کہ اضلاع یونان شمالی کے حدود کے بارے میں یونان کے ساتھ عہد کر لینا مناسب ہی اور یہہ رائے دیتا ہی کہ ترکوں کا یونان کے ساتھ بحری جنگ کرنا غیر مناسب ہی +

لنڈن ۴ - ستمبر - پرنس آلیس نامے جہاز جو مقام نیرنس سے شہر لنڈن کو مسافروں کو لئے جاتا تھا کل شب کے وقت بیول کاسل نامے دُودکش سے ٹکر کھا کے مدد بہم پہنچنے کے قبل پانچ سو پچاس نفر مسافر کے ساتھ غرق آب ہو گیا +

برٹش جنگی جہازوں کا دستہ بہت ہی قلیل عرصہ میں بحیرہ مارمورا کو چھوڑ کر خلیج ڈارڈنیلز کے دہانے پر آجاوے گا +

عدن ۴ - ستمبر - گوالیر جہاز بہ ہمراہی ولایتی ڈاک تاریخ تئیسویں ماہ گذشتہ آج دوپہر کے وقت بمبئی کی جانب کو روانہ ہوا +

قسطنطنیہ ۴ - ستمبر - ایشیا کوچک کے صوبہ ایڈن میں بغاوت ہوئی اور فوج ان سرکشوں کو دبانے کے لئے بھیج دی گئی +

عام لوگوں میں یہہ خبر مشہور ہی کہ سلطان نے مدحت پاشا کو واپس طلب کیا ہی +

لنڈن ۵ - ستمبر - بیول کاسل اور پرنس آلیس نامے جہازوں نے مقام وولوچ کے پاس ٹکر کھائی اور پچھلی خبر یہہ ہی کہ چھ سو آدمی ڈوب گئے اور کل پچاسی آدمی زندہ بچے - اِن غرق شدہ لوگوں کے رشتہ داروں کی ملکہ معظمہ (قیصر ہند) نے بذریعہ تار کے ہمدردی ظاہر کی ہی اور لارڈ میر صاحب نے اُن کی خاطر چندہ اکٹھا کرنے کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کی ہی +

یہہ خبر ملی ہی کہ روسی فوج بخارا کے حدود سے تاشقند کو لوٹ آئی ہی +

بنگال فیوزلیئرز پلٹن نمبر ۱۰۱ جو اب جزیرہ کیپرس میں ہی سنگاپور ٹاپو کو جاکے ۲۰ نمبر پلٹن کی جو وہاں مقیم ہی بدلی کرے گی +

قسطنطنیہ ۷ - ستمبر - محمد پاشا جو ٹرکی اور مانٹینگرو کی حد بندی کرانے کے واسطے مقرر ہو گیا تھا وہ معہ اپنے ماتحت افسران و فوج کے البانیان کے مفسدوں نے شہر جکووا میں مار ڈالا - روسی فوج باطوم میں بلا کسی مزاحمت کے داخل ہو گئی اور اُسپر اپنا قبضہ کر لیا +

سلطان روم بھی اپنا ایک سفیر امیر کابل کے پاس عنقریب بھیجا چاہتے ہیں +

۵ ستمبر کو آسٹریا والوں نے باغیوں پر حملہ کیا اور اُنکو مقام منگلاج کے قریب سخت لڑائی کے بعد پسپا کر دیا اور قرب و جوار کے قصبات و دیہات کے لوگوں نے ہتھیار لے جانے ہیں +

لنڈن ۷ - ستمبر - روسیوں کا جو وزیر طہران میں رہتا ہی طفلس اور طہران کے درمیان ریل بڑھا رہا ہی اور ہرات تک پہونچانیکا خیال رکھتا ہی - روسیوں کا جرنل ابراماف امیر کابل کو ترغیب دے رہا ہی کہ ریل کی تجویز میں مدد دیں +

ڈیلی نیوز خبر دیتا ہی کہ گورنمنٹ انگلنڈ کے وزرا افغانستان کو ملانا چاہتے ہیں +

ڈیلی نیوز کو اندیشہ ہی کہ روس افغانستان میں اپنے

زیادہ رعب و داب کے سبب سے ہندوستان کے شہزادگان کی نمک حلالی میں فرق نہ ڈالے +

قسطنطنیہ ۔ ۸ ستمبر ۔ البانیاں کی مسلمان رعایا نے بڑا فتور مچا رکھا ہے اور ٹرکی افسران کو جو اُنکے میں موجود تھے قتل کر ڈالا ۔ باطوم کی مسلمان رعایا روسیوں کے ظلم سے منتشر ہو کر ٹیبی زانڈ کو چلی گئی ۔ اسٹریا والے ٹرکی میں داخل ہو گئے +

لودیانہ

۵ ستمبر کی شام کو تھوڑے عرصہ میں خوب بارش ہو گئی اُسکے بعد سے آج تک بالکل مطلع صاف ہے نرخ غلہ میں روز بروز ارزانی ہوتی چلی جاتی ہے آج عمدہ قسم کی گیہوں ۲۱ ثار فروخت ہو رہی ہے +

۲۹ اگست کے پرچہ نورافشاں میں جو خبر بذیل لودیانہ مسمی کوڑا تیلی کی لکھی گئی تھی کہ مسمی کوڑا ۲۴ گھنٹہ بیمار رہکر مر گیا اور دفن کیا گیا پولیس نے کسی مخبر کے کہنے سے ۸ روز بعد اُسکی لاش قبر سے نکالی اور اشتباہاً ڈاکٹر صاحب سے لاش کو چروائی اور اُسکی الائش لاہور کو برائے شناخت روانہ کی گئی ہے اس ہفتہ میں لاہور سے جواب آیا کہ یہہ الائش جس مردہ کی ہے وہ اپنی موت مرا ہے +

افسوس کہ اب شہر کے بعض بعض مخبر پولیس کے طفیل اپنے آپکو بڑے عہدے دار سے کم تصور نہیں کرتے اور پولیس والوں سے مل کر اپنی کارروائی کرتے ہیں ۔ اور بعض پولیس کے لوگ اُن کے کہنے سننے پر عمل کر کے بعض غریبوں کی مٹی خراب کرتے ہیں اب جس قدر اُس تیلی کا مردہ خراب ہوا اور اُس کی عورت کے دل کو بخوف پولیس صدمہ پہونچا بار وہ کس کے ذمہ ہے ۔ ہمکو اتنا یہہ معلوم ہوا ہے کہ نہ کسی مخبر کو اس معاملہ میں کچھ کہا ہو نہ کسی مخبر مجلہ سے باز پرس ہوئی ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ اگر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اس معاملہ میں غور فرماویں تو ہمیں غریب رعایا کا بہت بھلا ہو سکتا ہے +

تپ کا آجکل بڑا زور ہے شہر میں کوئی کوئی گھر خالی ہو گا ہمارے مشن احاطہ میں جس میں ۱۳۰ آدمی آباد ہیں اُنمیں سے ۶۵ بیمار ہیں شہر کی صفائی اگر کوشش سے کیجاوے تو خوب ہے تالاب کا پانی نہایت بدبودار ہو گیا ہے اور اُسکے ارد گرد بھی گوبر وغیرہ سڑتا ہے اگر تالاب کی یہی حالت رہی تو شہر میں اور بھی زیادہ بیماری کا احتمال ہے +

سہیلو آور سنو (**چو دزد از خانہ برخیزد کجا ماند نگہبانی**) ۱۰ ستمبر کو ایک شخص نے آنکر کوتوالی لودیانہ میں اطلاع دی کہ آج رات کو میری لنگی چوری گئی ہر چند تلاش کرتا ہوں دستیاب نہیں ہوتی ۔ اُسپر کوتوال صاحب نے تحقیقات شروع کی ۔ اشتباہاً مسمی عنایت حسین کنسٹبل درجہ اول کی خانہ تلاشی کی گئی کیونکہ اُسکا پہرہ اُس محلہ میں تھا بروقت تلاشی وہ لنگی اور بہت سا اسباب چوری کا اُس کے گھر سے برآمد ہوا چنانچہ کل تک ۶ چوریاں تو اُسپر ثابت ہو چکی ہیں اور تحقیقات درپیش ہے +

کیا اب شہر کے لوگ اپنا پہرہ آپ دیا کریں +

اصطباغ ۔ ایک سپیشل کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ ماہ اگست کی اکتیس تاریخ کو فقیر گلاب شاہ جو سیلی کا رہنے والا ہے اور اُسکے چار شاگردوں نے پادری کے ۔ سی ۔ چٹرجی صاحب کے ہاتھ سے اصطباغ پایا +

اشتہار

بغرض قرار دئے جانے نعلس و انتظام قرضہ دگی یوسف علیخان پنشندار ساکن لودیانہ برائے آگاہی جملہ قرضخواہان ۔

از عدالت مسٹر کارسٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ ضلع لودیانہ بمقدمہ اجرائے ڈگری مرجوعہ محکمہ مسٹر لنکسن صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ ضلع لودیانہ روڈامل وغیرہ ساہوان ساکن لودیانہ ڈگریداران بنام یوسف علیخان پنشندار ساکن لودیانہ مدیون +

ازانجا کہ یوسف علیخان مدیون نے ایک درخواست بمنشائے دفعہ ۳۴۴ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء بغرض انتظام قرضہ دگی خود تعدادی مبلغ [illegible] معہ دو قطعہ فرد بہ تحریر اسمائے ۱۶ کس قرضخواہان خود و نیز تعداد قرضہ ہر یک قرضخواہان بتفصیل جداگانہ عدالت ہذا میں گذرانی ہے اسلئے اشتہار ہذا حسب منشائے دفعہ ۳۴۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے اور ۱۷ تاریخ ماہ ستمبر ۱۸۸۱ء بغرض اجماع و حاضری جملہ قرضخواہان اور سماعت مقدمہ کے لئے مقرر ہوئی ہے ۔ اور ہر دو افراد مذکورہ صدر قرضخواہان و قرضہ کی دفتر میں موجود ہے لہذا بنام جملہ اشخاص قرضخواہان مندرجہ فہرست حکم ہوتا ہے کہ تاریخ مقررہ بالا پر عدالت ہذا میں حاضر ہو دیں اور نیز اُن جملہ اشخاص کو بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ جو یوسف علیخان پر دعوی رکھتے ہوں وے بھی بتاریخ مندرجہ صدر حاضر ہو دیں ۔ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کی آج ۳۰ اگست ۱۸۸۱ء کو یہہ اشتہار جاری ہوا +

چرچ مشن ملتان

ناظرین کو معلوم ہو کہ اس مشن میں دو لایق و فایق معلم درکار ہیں ۔ ایک مدرسوں کے لئے اور دوسری زنانوں کے واسطے درخواست معہ سند کارگذاری کے برگز صاحب کے پاس پہنچنی چاہئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری گیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا